ایسے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں جو ان کے زمانہ میں متروک ہو چکے تھے۔ مثلاً "جگہ" کی بجائے "جاگہ" کہیئے کی جگہ کریئے۔ پھر "تم" اور "آپ" میں بھی اکثر اشعار میں فرق نہیں کیا ہے۔ "تم" کے ساتھ وہ فعل لکھدیا ہے جو "آپ" کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اور "آپ" کے ساتھ وہ فعل لکھ گئے ہیں جو "تم" کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور بعض جگہ تو لفظی رعایتوں کی وجہ سے باعتبار معنی اشعار بالکل ہی مہمل ہو کر رہ گئے ہیں۔ مثلاً

کسی کی نگہ سے لشکرِ غم بے نشاں ہے   پرچم نہیں ہے شعلہ کا نالہ علم نہیں

خورشید رو وہ آگیا رونے کو میرے پاس   حیراں ہوں کہ دیدۂ خوں بار تم نہیں

اردو مجموعۂ کلام میں یہ ایک دو نہیں بلکہ اس نوع کے اور بھی متعدد شعر ہیں البتہ فارسی اشعار بحیثیت مجموعی ان سے بہتر ہیں اور واقعی بعض اشعار تو ایسے ہیں کہ انھیں پڑھکر بیساختہ داد نکلتی ہے مثلاً

جنونِ بند نقابِ حسن خنداں می تواں کردن   چہ درہا وا زیکے چاک گریباں می تواں کردن

بباغ سینہ پر داغ چشم خوں فشاں ریزد   شرر ہائے کہ از شبنم بہ بستاں می تواں کردن

ہرگز نرسد با ہمہ جھدے کہ نمودم   بر پائے چو سیم تو رخ ہمچو زرِ من

دائم بہ تماشائے گلستان خلیل است   از داغ جفائے تو دل دیدہ ورِ من

بہر حال یہ مجموعہ اس حیثیت سے قابلِ قدر ہے کہ تیرہویں صدی ہجری کے ایک شاعر کا کلام اس سے محفوظ ہو گیا۔

سویٹ روس کی آزاد قومیں از سجاد ظہیر صاحب تقطیع خورد ضخامت ۴۰ صفحات قیمت ۲؍ پتہ:۔ پیوپلس پبلشنگ ہاؤس ۱۹۰ بی کھیت واڑی مین روڈ بمبئی نمبر ۴

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ مگر مفید معلومات کا حامل ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ انقلاب نومبر ۱۹۱۷ء سے پہلے سامراجی حکومت کے دور میں روس کی قوموں کا کیسا برا اور لائق ہزار افسوس حال تھا اور وہ کیسی مظلومیت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھیں، یہاں تک کہ لینن کو کہنا پڑا تھا کہ "روسی شہنشاہیت قوموں کا قید خانہ